



سوال

(311) عام پر امن حالات میں نماز فجر میں دعائے قنوت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عام پر امن حالات میں نماز فجر میں دعائے قنوت (نازلہ نہیں، عام دعائے قنوت) پڑھنی چاہیے یا نہیں؟ شافعیہ اس کے ترک پر سجدہ سہو کے قائل ہیں اور محدث عبداللہ روپڑی کے نزدیک کبھی پڑھ لے اور کبھی ترک کر دے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں اور وتر میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے (سنن کبریٰ للبیہقی جلد: ۲) محدث روپڑی لکھتے ہیں: ”صبح کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ترک بھی ثابت ہے، اس لیے نماز فجر میں ہمیشگی سے مراد کثرت ہوگی۔“

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

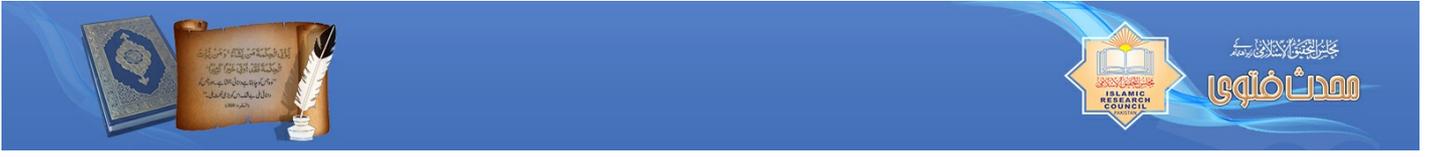
و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے شیخ مضمّن و استاذ مکرم حافظ عبداللہ صاحب محدث روپڑی رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ درست و صحیح ہے۔

[براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر اور مغرب میں قنوت فرماتے تھے۔ 1 ابوماک الشبھی فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد محترم سے پوچھا جان 1 آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر، عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پیچھے کوفہ میں تقریباً پانچ سال کے عرصہ تک نماز میں پڑھی ہیں کیا وہ قنوت کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: یشاہد عمت ہے۔ 2

1 مسلم الساجد باب استجاب القنوت فی جمیع الصلوات۔ ترمذی الجواب الصلاة باب ما جاء فی القنوت فی صلاة الفجر

2 نسائی الافتاح باب ترک القنوت۔ ترمذی الصلاة باب فی ترک القنوت



جلد 04